جدید لباس کا اسلامی نقطہ نظر سے تجزیاتی مطالعہ

Analytical Study of Modern Dressing in Islamic Perspective

Sakina Nazim

Vice Principal, Tochi Army Public School, Meeran Shah:sakeena.nazim@gmail.com

Sidra Parveen

Lecturer, Department of Allied Health Sciences, Superior University, Lahore:Sidra.parveen@superior.edu.pk

Rafia Naeem

M Phil Scholar in Islamic Studies, Minhaj University, Lahore:Rafianaeem49@gmail.com

Abstract

Modern dressing is very sensitive issue among Muslims both for male and female, sometimes it creates confusion about our limits in dressing and which dressing is actually called the modern dressing. So we will try to address the confusion about modern dressing in the light of Islāmic "Shariah" Islām is not against the modern dressing but it says that it should not be out of the limits. So the article deals to concept of modern dressing in Islam, dress code in Islam as well as the usage of different types of dressing like thin, fitted, short and expensive which is not according to Islam. Through this article the confusion will be clarified that which makes us confused about modern dressing and how much it is allowed to follow. There are no any restrictions to wear or not modern dressing but Islām provided guidance about dressing. Islām told us the limits of dressing which have to be followed by both male and female. And these limits are the dress code by Islām.

Keywords: Modern Dress, Shariah, wearing the dress, Muslims

سورت الانعام کے مطابق یلبسکم لبس کے مادہ سے نکلا ہے۔ جس کے معنی چھپا لینے اور ڈھانپ لینے کے ہیں۔ اسی وجہ سے لباس ایسے کپڑوں کو کہتے ہیں جو انسانی بدن کو ڈھانپ لیتا ہے۔ لباس انسان کے لئے باعث حسن بھی ہے اور جانوروں سے انسان کو ممتاز بھی کرتا ہے۔ کبھی کسی حیوان کو آپ لباس میں نہیں دیکھیں گئے یہ شعور اللہ نے انسانوں کو دیا تاکہ انکا ستر لوگوں پر واضح نہ ہو۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ

یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ قَدۡ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡکُمۡ لِبَاسًا یُّوَارِیۡ سَوۡاٰتِکُمۡ وَ رِیۡشًا ؕ وَ لِبَاسُ التَّقۡوٰی ۙ ذٰلِکَ خَیۡرٌ ؕ ذٰلِکَ مِنۡ اٰیٰتِ اللّٰہِ لَعَلَّہُمۡ یَذَّکَّرُوۡنَ [1]

اے اولاد آدم (علیہ السلام) تمہارے لئے ہم ن ایسا ے لباس جو تمہاری شرم گاہوں کو بھی ڈھانپ لیتا ہے اور زینت کا باعث بھی ہے اور سب سے بڑھ کر تقویٰ کا لباس ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے تاکہ یہ لوگ یاد رکھیں۔

امام راغب اصفہانی کے مطابق لباس کی تعریف کچھ یوں ہے۔

"ہر وہ شے انسان کی بری اور ناپسندیدہ حصوں کو ڈھانپ لے اس چیز کو اسلام میں لباس کہتے ہیں خاوند اپنی زوجہ اور زوجہ خاوند کی برائیوں کو ڈھانپ لیتی ہے، وہ دونوں خود کو ایک دوسرے کے ساتھ محفوظ محسوس کرتے ہیں۔ اس لیے میاں بیوی کو اللہ تعالیٰ نے انکا لباس کہا ہے۔

لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ نِسَآئِكُمْ هُنَّ[2]

تمہاری عورتیں تمہارے لئے بہترین لباس ہیں، اور تم ان کے لیے

علامہ غلام رسول سعیدی لباس کی تعریف یوں کرتے ہیں۔

لباس کا لفظ لبس سے نکلا ہے لبس کے ہیں ڈھانپ لینا۔ ہر وہ چیز جو انسان عیوب کو ڈھانپ لے وہ لباس کہلاتی ہے۔

امام احمد بن حنبل روایت کرتے ہیں ہے کہ حضرت علی (رض) نے ایک کپڑا خرید آپ نے اس کو اپنے اوپر اوڑھا اور کہا : اللہ ہی کے لئے ہیں تمام تعریفیں کہ مجھے پہننے کو لباس دیا جو میری زیب و زینت کو بڑھاتا ہے، اور اس سے اپنی شرم گاہ کو ڈھانپتا ہوں، اور کہا کہ میں نے اللہ کے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو کہتے سنا ہے۔ (مسند احمد، ص: ۱۵۷)

---

[1] القرآن الحکیم: الاعراف، ۷: ۲۶

Al-Qurān al- Ḥakeem, Alarāf, 26:7

[2] القرآن الحکیم: النور، ۲۴: ۳۱

Al-Qurān al- Ḥakeem, Alnoor,31:24

لباس کیسا ہونا چاہیے۔

سب سے اچھا لباس تقوی کا ہے۔اس سے پتہ چلتا ہے کہ بدن کو ڈھانپنے کیساتھ ساتھ تقوی کا لباس بھی ضروری ہے۔اگر تقوی کا لباس نہ ہو تو لوگ لباس پہن کر بھی برہنہ معلوم ہوتے ہیں۔یعنی لباس اسقدر تنگ نا ہو کہ جسم کے خدوخال نمایاں ہوں۔لباس اتنا باریک بھی نا ہو کہ جسم ظاہر ہو۔اللہ تعالی کا ارشاد ہے لعنت ہو ایسی عورتوں پر جو کپڑے پہن کر بھی برہنہ ہوتی ہیں۔

لباس کا آغاز؟ضرورت جب فیشن بن گئی۔

فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰ تُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى۝[3]

پس جب انہوں نے اس درخت کا پھل کھالیا تو ان پر ان کے پردہ والے اعضاء ان پر واضح ہو گئے۔اور انہوں نے اپنے جسم پر درخت کے پتے لپیٹے۔اور حضرت آدم سے اللہ کے حکم خلاف ہوا تو وہ بھٹک گئے۔

ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ۝[4]

پھر اللہ نے ان پر اپنا کرم کیا تو انکو سیدھا راستہ دکھادیا۔

صدیوں سے،ابتدائی انسان اپنی زندگی ایک فطری حالت میں گزارتے رہے-عرف برہنہ۔لیکن حالیہ مطالعات کے مطابق،تقریباً 170,000 سال پہلے ہمارے آباؤاجداد نے لباس پہننا شروع کیا۔

بقول ڈاکٹر اسرار احمد۔

عرب میں یہ رواج عام ہو گیا تھا کہ لوگ برہنہ خانہ خعبہ کا طواف کرتے انکا کہنا تھا کہ جیسا اللہ نے انسان کو اس دنیا میں بھیجا تو اسکو ایسے زندگی بسر کرنی ہے۔پھر اللہ کریم نے سورت العراف میں حکم نازل کیا جس میں لباس کا ﷺ صدواضح ہو گیا کہ لباس اتارا تا کہ اپنے جسم چھپا سکو تمہارا ستر کسی پر ظاہر نہ ہو۔قرآن میں لباس کے حکم کے بعد لوگوں نے لباس پہننا شروع کیا اور عرب میں بھی آہستہ آہستہ برہنہ طواف کا رواج بھی ختم ہوا۔لباس کا آغاز انسان کے ستر کی حفاظت اور انسان کر گرمی سردی سے بچانے کے لئے ہوا تھا لیکن غیر مسلم اسکی اہمیت کو نہ سمجھ سکے تو انہوں نے اپنی تہذیب کے مطابق مختصر،تنگ اور باریک لباس پہننا شروع کر دیا۔برصغیر میں جب انگریزوں نے مسلمانوں کی تہذیب کو مٹانے کی کوشش کی تو کچھ مسلمان اپنی کم علمی کی وجہ سے مغربی تہذیب سے متاثر ہوئے اور جدید لباس کا تصور آیا۔

---

[3] القرآن الحکیم:البقرہ،۲:۱۸۷

Al-Qurān al- Ḥakeem, Albaqara, 187:2

[4] القرآن الحکیم:البقرہ،۲:۸۰

Al-Qurān al- Ḥakeem, Albaqara, 80:2

لباس کی شرعی حثیت۔

اسلام انسانی زندگی کے سب پہلوؤں کے بارے میں رہنمائی فراہم کرتا ہے، بشمول عوامی شائستگی کے معاملات۔ اگرچہ اسلام میں لباس کے انداز یا لباس کی قسم کے بارے میں کوئی مقررہ معیار نہیں ہے جو مسلمانوں کو پہننا چاہیے، لیکن کچھ کم از کم حدود ہیں جن کے مطابق چلنا ضروری ہے۔ اسلام کے پاس رہنمائی اور احکام کے دو ذرائع ہیں: قرآن، جسے اللہ کا نازل کردہ کلام سمجھا جاتا ہے، اور حدیث - پیغمبر محمد کی روایات، جو انسانی رول ماڈل اور رہنما کے طور پر کام کرتی ہیں۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ جب لباس پہننے کی بات آتی ہے تو اخلاقیات کے ضابطے اس وقت بہت آرام دہ ہوتے ہیں جب لوگ گھر اور اپنے اہل خانہ کے ساتھ ہوتے ہیں۔ جب مسلمان عوام میں ظاہر ہوتے ہیں تو درج ذیل تقاضوں کی پیروی کرتے ہیں، نہ کہ اپنے گھروں کی رازداری میں۔

اسی طرح اسلام زیب وزینت سے منع نہیں کرتا لیکن اسلام کے اصولوں کی پاسداری کو اہم قرار دیتا ہے۔ لباس کی بھی کوئی قید نہیں کہ لباس کس طرح کا ہونا چاہیے لیکن اس کے کچھ اصول اور مقاصد مقرر کیے ہیں جنکی پیروی سے لباس کی شرعی حیثیت کو برقرار رکھا جا سکتا ہے۔

اسلامی لباس بعض اوقات غیر مسلموں کی طرف سے تنقید کا باعث بنتا ہے۔ تاہم، لباس کے تقاضوں کا مقصد مردوں یا عورتوں میں سے کسی کے لیے پابندی نہیں ہے۔ زیادہ تر مسلمان جو معمولی لباس پہنتے ہیں وہ اسے کسی بھی طرح سے ناقابل عمل نہیں سمجھتے ہیں اور وہ زندگی کے تمام شعبوں میں اپنی سرگرمیاں آسانی سے جاری رکھنے کے قابل ہوتے ہیں۔

لباس ایسا ہو خلاف شرع نہ ہو۔

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ صَلَاتَيْنِ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ ، وَعَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ ، وَعَنِ الِاحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ يُفْضِي بِفَرْجِهِ إِلَى السَّمَاءِ ، وَعَنِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ ۔[5]

ہمارے نبی ﷺ نے دو طرح کی خرید و فروخت اور دو طرح کے کپڑے اور دو وقت کی نماز ادا کرنے سے منع کیا۔ اول صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد سے سورج کے نکل جانے تک اور درمیانی نماز کی ادائیگی کے بعد سے سورج ڈوبنے تک کے اوقات میں نماز پڑھنے سے روکا۔ اور ایسے کپڑوں سے روکا جسے بدن پر اس طرح لپیٹا ہو کہ شرمگاہ کھلی رہے۔۔ اور کپڑے پہن کر میں گوٹ مار کر بیٹھنے سے بھی روکا۔

انسان کی مجموعی شکل باوقار اور معمولی ہونی چاہیے۔ چمکدار، چمکدار لباس تکنیکی طور پر جسم کی نمائش کے لیے درج بالا تقاضوں کو پورا کر سکتا ہے، لیکن یہ مجموعی طور پر شائستگی کے مقصد کو ناکام بنا دیتا ہے اور اس لیے اس کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے۔

---

[5] ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی، فتح الباری، شرح صحیح بخاری، (دار المعرفۃ، بیروت، ۱۳۵۹)۸۶
Abu al-fazal Aḥmad bin Alī bin Ḥajar Alasqlānī,fatḥa albārī, sharah Saḥeeḥ Bukhārī,(Dār ul marfat, Beirūt,1359)86

خواتین کے لیے عام طور پر، شائستگی کے معیارات عورت کو اپنا جسم، خاص طور پر اپنے سینے کو ڈھانپنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ قرآن خواتین کو "اپنے سینے پر اپنے سر ڈھانپنے" کا مطالبہ کرتا ہے، اور پیغمبر محمد نے ہدایت کی کہ خواتین کو اپنے چہرے اور ہاتھوں کے علاوہ اپنے جسم کو ڈھانپنا چاہیے۔

مردوں کے لیے جسم پر ڈھکنے کی کم از کم مقدار ناف اور گھٹنے کے درمیان ہے۔ تاہم تقوی کے طور پر پورے جسم کو ڈھانپنا لازمی ہے۔

لباس کا مقصد جسم کی نمائش نا ہو۔

یعنی لباس کافی ڈھیلا ہونا چاہیے تاکہ جسم کی شکل کو خاکہ یا تمیز نہ ہو۔ مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے جلد سے تنگ، جسم کو گلے لگانے والے کپڑے کی حوصلہ شکنی کی جاتی پیغمبر محمد ﷺ نے ایک بار لوگوں کو خبردار کیا کہ بعد میں آنیوالی نسلوں سے، ایسے لوگ ہوں گے جو "جو لباس پہنے پھر بھی ننگے ہوں گے۔"[6] مردوں یا عورتوں میں سے کسی ایک کے لیے نظر آنے والا لباس معمولی نہیں ہے۔ لباس اتنا موٹا ہونا چاہیے کہ اس کی جلد کا رنگ نظر نہ آئے اور نہ ہی اس کے نیچے جسم کی شکل ہو۔[7]

عورتوں کا لباس مردوں کے لباس سے مشابہ نا ہو۔

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ صَلَاتَيْنِ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ ، وَعَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ ، وَعَنِ الِاحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ يُفْضِي بِفَرْجِهِ إِلَى السَّمَاءِ ، وَعَنِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ۔ [8]

اس حدیث کے بارے میں عبد العزیز نے کہا کہ قطعاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔ فرمایا مردوں میں سے جو دنیا میں ریشمی کپڑے کا لباس پہنے گا اس کے لئے آخرت میں ایسا لباس نہیں ہوگا۔

اسلام لوگوں کو اس بات پر فخر کرنے کی ترغیب دیتا ہے کہ وہ کون ہیں۔ مسلمانوں کو مسلمانوں جیسا نظر آنا چاہیے نہ کہ اپنے ارد گرد دوسرے مذاہب کے لوگوں کی محض تقلید پسند کریں۔ خواتین کو اپنی نسوانیت پر فخر کرنا چاہیے اور مردوں کی طرح لباس نہیں پہننا چاہیے۔ اور مردوں کو چاہیے کہ وہ اپنی مردانگی پر فخر کریں اور ان کے لباس میں عورتوں کی نقل کرنے کی کوشش نہ کریں۔ اس وجہ سے، مسلمان مردوں کو سونے یا ریشم کا کپڑا منع کیا گیا ہے، کیونکہ یہ نسائی لوازمات سمجھے جاتے ہیں۔

---

[6] مسلم بن حجاج ابوالحسن القشیری النیشاپوری، محمد فواد عبد الباقی، المسند الصحیح المختصر بنقل العدل عن العدل، (دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۲۰۱۰ھ)۹۸

Muslim bin Hijāj abu alḥasan alqasheerī al Nishāpurī,, Muḥammad Fawād Abdul Bāqi, Almasnad Alsaḥeeḥ Almuhtasir binaqal al adal,(Dār e aḥyā altrāth al-arabī, Beirūt,2010Hijrī)98

[7] محمد ساجد مدنی، ایمان افروز تحاریر، (سابیہ ورچوئل پبلیکیشنز، ۲۰۲۲)، ص:۳۳۹

Madnī,Muḥammd Sājid, Eman Afroz taḥāreer,(Sābia virtual publications 2022), P:339

[8] العبد المحسن بن حمد بن المحسن بن عبد اللہ بن حمد، صحیح مسلم، (الجامعہ الااسلامیہ، المدینہ المنورۃ، ۱۳۹۰ھ) ۸۹

Al ibād al badar,Abdulmuḥsin bin Muḥammad bin ulmohsin bin Abdullah Bin ḥamd,Saḥeeḥ Muslim,(Al Jāmia ul Islāmiya, al Madina al Munawara,1390 Hijrī)89

لباس مذہب اور تہذیب کی عکاسی کرتا ہو۔

قرآن ہدایت دیتا ہے کہ لباس کا مقصد ہماری نجی جگہوں کو ڈھانپنا اور زینت بنانا ہے۔ مسلمانوں کا پہنا ہوا لباس صاف ستھرا اور مہذب ہونا چاہیے، نہ تو حد سے زیادہ فینسی اور نہ ہی چیتھڑے۔ کسی کو ایسا لباس نہیں پہننا چاہئے جس کا مقصد دوسروں کی تعریف یا ہمدردی حاصل کرنا ہو۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر عورتیں کپڑے پہننے کا باوجود ننگی ہوتی ہیں نہ وہ جنت میں داخل ہونگی ناہ اسکی خوشبو پائیں گی۔ اس حدیث مبارکہ میں ماڈرن لباس پہننے والیوں کے لئے واضح پیغام ہے۔ اسلامی لباس بعض اوقات غیر مسلموں کی طرف سے تنقید کا نشانہ بنتا ہے۔ تاہم، لباس کے تقاضوں کا مقصد مردوں یا عورتوں میں سے کسی کے لیے پابندی نہیں ہے۔ زیادہ تر مسلمان جو معمولی لباس پہنتے ہیں وہ اسے کسی بھی طرح سے ناقابل عمل نہیں سمجھتے ہیں اور وہ زندگی کے تمام شعبوں میں اپنی سرگرمیاں آسانی سے جاری رکھنے کے قابل ہوتے ہیں۔ [9]

جدید لباس کی شرعی حیثیت۔

اسلام جدت کے خلاف نہیں نہ ہی جدید لباس سے منع کرتا ہے لیکن جیسا کہ سوال آتا ہے پینٹ پہن سکتے ہیں یا نہیں تو اسلام پینٹ سے منع نہیں کرتا لیکن پینٹ ایسی نوعیت کی ہو کہ جسم کے خدوخال واضح نہ ہوں۔ لیکن آجکل کے جدید لباس کی بات کریں تو وہ شرعی تقاضوں پر پورا اترتا نظر نہیں آتا کیونکہ ماڈرن لباس نے اسلام میں لباس کے مقصد کے ختم کر دیا ہے اور اس سے بے حیائی اور بے پردگی کی وجہ سے اسلام اور علما اکرام ماڈرن لباس پر تنقید کرتے ہیں۔ عورتیں مردوں کا سالباس پہننے میں فخر محسوس کرتی ہیں، برقعہ کی جگہ مختصر لباس نے لے لی ہے۔ مرد ریشمی اور رنگ برنگے لباس پہنے نظر آتے ہیں مسلمان مغربی تہذّب کو ترقی سمجھ کر اپنا رہے ہیں لیکن اپنے لیئے دوذخ کا سامان تیار کر رہے ہیں کیونکہ شریعت میں ایسے کسی لباس کی گنجائش نہیں ہے۔ [10]

مرد اور عورت دونوں کے لئے ماڈرن لباس کے بارے میں حکم۔

حیا کے قوانین مردوں کے مقابلے عورتوں کے لیے کچھ مختلف ہیں۔ دونوں کو ڈھیلے کپڑے پہننے کی ضرورت ہے جو چمٹے نہ ہوں اور جسم کی شکل کو ظاہر نہ کریں۔ تاہم، جب کہ یہ کہا جاتا ہے کہ محمد نے عورتوں کو چہرے اور ہاتھوں کے علاوہ اپنے تمام جسم کو ڈھانپنے کا حکم دیا تھا، مردوں کو صرف اپنی ناف اور گھٹنوں کے درمیان کا حصہ ڈھانپنے کا حکم دیا گیا تھا۔ تاہم، زیادہ تر جدید اسلامی معاشروں میں مردوں سے امید کی جاتی ہے کہ وہ ٹانگیں اور بازو ڈھانپیں، جیسا کہ خواتین ہیں۔ مردوں کے لیے ریشم اور سونا پہننا بھی منع تھا جب کہ خواتین کو انہیں پہننے کی اجازت تھی۔ چونکہ شائستگی کا حصہ کسی کی

---

[9] محمد یوسف لدھیانوی، آپ کے مسائل اوران کا حل، (مکتبہ لدھیانوی، ۱۹۹۶)، ص:۱۴۷
Muḥammad Yousaf Ladhiānwī, Ap k Masail aor unka Hal,(Maktaba Ladhiānwī,1996), P:147

[10] علی زیدی، حسینی انسائیکلوپیڈیا، (ادارہ منہاج الحسین لاہور، ۲۰۰۲) ص:۸۷
Ali Zaidī, Ḥusainī Ensyclopediā,(Idāra Minhāj ul Ḥusain Lāhore), P:87

دولت کی نمائش نہیں کرتا ہے، اس لیے اسلامی لباس زیب تن نہیں ہوتا یا مہنگا نہیں ہوتا، لیکن لباس عام طور پر سادہ ہوتا ہے جو کہ اسلامی لباس کے اصولوں کے مطابق ہیں۔[11]

غیر مسلم جیسا لباس جیسے مردوں کے لیے پہننا ممنوع ہے، ایسے ہی خواتین کے لیے بھی غیر مسلم خواتین جیسا لباس پہننا مناسب نہیں ہے۔ لباس میں غیر مسلموں سے مطابقت رکھنا بھی مرد و خواتین دونوں کے لیے جائز نہیں۔ جانوروں کی کھالوں سے بنایا گیا لباس بھی دونوں کے لیے پہننا ممنوع ہے۔ اسی طرح سے کپڑوں کے معاملے میں سادگی کا حکم بھی مرد و عورت دونوں کے لئے ہے۔ عورتیں تمام رنگ استعمال کر سکتی ہیں لیکن اس میں بھی اس بات کا خیال رکھیں کہ غیر مسلموں کی مشابہت نہ ہو۔[12]

لباس کے دو فائدے اور ماڈرن لباس ۔

اسلام ہمیں مطابق لباس کے یہ فوائد ہیں، ستر کو چھپانا، گرم سرد ماحول سے بچاو حفاظت اور زیب وزینت۔ ان میں ایک فائدے کے مطابق بتادیا کہ انسانی لباس کا حقیقی مقصد پردہ کرنا ہے، اور پردہ ہی انسان کو حیوانات سے الگ کرتا ہے، جانوروں کو لباس کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی انکی جلد کو ہی انکا لباس بنادیا گیا اور اس کا مقصد ماحول کے اتار چڑھاو سے حفاظت ہے، اس میں پردے کا کوئی اتنا اہتمام نہیں۔

بابا آدمؑ، اماں حواء اور شیطان کے اغوا کا واقعہ بیان کرنے کے ساتھ ہی لباس کا بھی ذکیا اور اس بات کی طرف توجہ مبذول کروائی کہ ہر انسان کے لئے برہنہ ہونا اور انسان کے پوشیدہ حصوں کا ادوسروں پر ظاہر ہونا بے حیائی کی نشانی ہے۔[13]

انسان پر شیطان نے پہلا حملہ اس کو بے پردہ کرنے کی صورت میں کیا۔ اور اب نئی تہذیب جس کو ہم ترقی یافتہ اور ماڈرن تہذیب کہتے ہیں انسان کو بے پردہ کرنے میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ شیطان نی انسان پر حملہ اسی طرف سے ہوا کہ اس انساب خود کو برہنہ محسوس کرنے لگا، اور آج بھی شیطان اگر انسان کو ورغلانہ چاہے تو فیشن کا نام پر لے وہ پہلے اس کو بے لباس کر کے عام بازاروں میں لا کھڑا کر دیتا ہے اور آج جسکو انسان ترقی سمجھتا ہے وہ اصل میں شیطان کی گمراہی کا نتیجہ ہے کہ انسان خود کو نیم برہنہ ہونے پر فخر محسوس کرتا ہے۔[14]

---

[11] علامہ شبیر احمد عثمانی، تفسیر عثمانی، (تاج کمپنی، لاہور، ۲۰۰۲)، ص:۶۰۹

Allāma Shabeer Aḥmad Usmānī, Tafseer Usmānī,(Tāj Company, Lāhore,2001), P:609

[12] مفتی محمد شفیع عثمانی، معارف القرآن، (مکتبہ معارف القرآن، کراچی، ۲۰۰۲)، ص:۴۰۶

Muftī Muḥammad Shafee Usmānī, Māraf ul Qurān,(Maktaba Māraf ul Qurān, Karāchī,2002), P:406

[13] ثنا اللہ محمود، مجموعہ فتاوی برائے خواتین، (دارالاشاعت، ۲۰۰۲)، ص:۱۷

Thanā Ullah Meḥmood, Majmooa Fatāwa for women,(Dār ul Ashāt,2002), P:17

[14] علامہ شبیر احمد عثمانی، القرآن الحکیم، ص:۶۱۰

Allāma Shabeer Aḥmad Usmānī, Al Qurān al-Ḥakeem, P:610

چیز ایمان کے بعد انسان کا اولین فریضہ ستر کا ڈھانپنا سب سے ضروری ہے۔

تو اسی کے سبب اسلام جو انسان کی ہر اصلاح و فلاح کی کفیل ہے، اس نے ستر پوشی کا اہتمام اتنا کیا کہ ایمان کے بعد سب سے پہلا فرض ستر پوشی کو قرار دیا، نماز، روزہ وغیرہ سب اس کے بعد ہے۔[15]

حضرت عمر فاروق اعظم نے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب بھی کوئی شخص نیا کپڑا پہنے تو اس کو چاہئے کہ لباس پہننے کے وقت یہ دعا پڑھے

الحمد للّٰہ الذی کسانی ما اواری بہ عورتی واتجمل بہ فی حیاتی۔[16]

"یعنی شکر اس ذات کا جس نے مجھے لباس دیا جس کے ذریعہ میں اپنے ستر کا پردہ کروں اور زینت حاصل کروں"۔

وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ۝[17]

اور ہم نے داؤد کو تمہارے لئے خاص لباس (زرہ) بنانا سکھایا تاکہ وہ تم کو جنگوں میں محفوظ رکھے، پس کیا تم شکر ادا کرو

لباس اور سنت رسول ﷺ۔

لباس اور سنت سے مراد وہ لباس ہے جو نبی ﷺ کا پسندیدہ لباس تھا جو آپ ﷺ پہننا پسند کرتے تھے۔

وَعَن سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الْبَسُوا الثِّيَابَ الْبِيضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ»[18]

حضرت سمرہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کہا: " سفید لباس پہنا کرو کیونکہ وہ زیادہ پاکیزہ اور زیادہ طیب ہے اور اپنے مردوں کو اسی میں کفناؤ۔"

كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصُ[19]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ لباس قمیص تھی۔

---

[15] فکر و نظر، مرکزی ادارہ تحقیقات اسلامی، میٹیگن، ۲۰۰۳، ص: ۱۷

Fikro Nazar, Markazī Idāra Teḥqiqāt Islāmī, Metiongon,2003, P:17

[16] ابو الحسین بن مسلم بن الحجاج القشیری، محمد فواد عبد الباقی، عیسی الحلبی و شرکا، صحیح مسلم، (دار احیا، التراث العربی، بیروت)۱۲۳

Abu ul Ḥussain bin Muslim bin alhjāj alqasheerī, Muḥammad Fawād albāqī, Esa Alhalbī o sharkā, Saḥeeḥ Muslim,(Dār e Aḥyā, Altarāth Alarbī, Beirūt)123

[17] القرآن الحکیم: الانبیاء، ۲۱: ۸۰

Al-Qurān Al- Ḥakeem, Al Anbiyā,80:21

[18] السجستانی، ابو داود سلیمان بن الاشعث الازدی، سنن ابی داود، (دار الرسالۃ العالمیہ)۱۱۲

Alasjastānī,abu daud Sulemān bin alashas alzadī, Shuaib alarnoot,sanan abī daud,(Dār ul rasāla tul almiya)112

[19] السجستانی، ابو داود سلیمان بن الاشعث بن اسحق بن بشیر بن شداد بن عمرو الازدی، سنن ابی داود، (المکتبہ العطریہ، بیروت)، ۱۲۰

Al-Sjastānī, abu daud Sulemān bin alashas bin Isḥāq Bin basheer bin shidād Umar alzadī, Sanan Abī Daud, (Almaktaba al atria, Beirūt)120

خلاصہ بحث

لباس انسان کے لئے باعث حسن بھی ہے اور جانوروں سے انسان کو ممتاز بھی کرتا ہے۔ کبھی کسی حیوان کو آپ لباس میں نہیں دیکھیں گئے یہ شعور اللہ نے انسانوں کو دیا تاکہ انکا ستر لوگوں پر واضح نہ ہو۔ قرآن ہدایت دیتا ہے کہ لباس کا مقصد ہماری نجی جگھوں کو ڈھانپنا اور زینت بنانا ہے۔ مسلمانوں کا پہنا ہوا لباس صاف ستھرا اور مہذب ہونا چاہیے، نہ تو حد سے زیادہ فینسی اور نہ ہی چیتھڑے۔ کسی کو ایسا لباس نہیں پہننا چاہئے جس کا مقصد دوسروں کی تعریف یا ہمدردی حاصل کرنا ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر عورتیں کپڑے پہننے کا باوجود ننگی ہوتی ہیں نہ وہ جنت میں داخل ہونگی نا اسکی خوشبو پائیں گی۔ اس حدیث مبارکہ میں ماڈرن لباس پہننے والیوں کے لئے واضح پیغام ہے۔ آجکل کے جدید لباس کی بات کریں تو وہ شرعی تقاضوں پر پورا اترتا نظر نہیں آتا کیونکہ ماڈرن لباس نے اسلام میں لباس کے مقصد کے ختم کر دیا ہے اور اس سے بے حیائی اور بے پردگی کی وجہ سے اسلام اور علما کرام ماڈرن لباس پر تنقید کرتے ہیں۔ عورتیں مردوں کا سالباس پہننے میں فخر محسوس کرتی ہیں، برقعہ کی جگہ مختصر لباس نے لے لی ہے۔ اسلام کے مطابق لباس میں انسان کے لئے بے شمار فوائد ہیں۔ ستر کو چھپانا، گرم سرد ماحول سے بچاو حفاظت اور زیب وزینت۔ ان میں ایک فائدے کے مطابق بتادیا دیا کہ انسانی لباس کا حقیقی مقصد مقصد پردہ کرنا ہے، اور پردہ ہی انسان کو حیوانات سے الگ کرتا ہے۔

وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ۔

اور ہم نے دائود کو تمہارے لئے خاص لباس (زرہ) بنانا سکھایا تاکہ وہ تم کو جنگوں میں محفوظ رکھے، پس کیا تم شکر ادا کرو۔

حضرت سمرہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کہا: " سفید لباس پہنا کرو کیونکہ وہ زیادہ پاکیزہ اور زیادہ طیب ہے اور اپنے مردوں کو اسی میں کفناؤ۔"

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License